Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ: الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ٫٫

سہ ماہی ۷ ٫٫

ماہوار ۲½ ٫٫

فی پرچہ ۱ ؍

یوم پنجشنبہ

۶ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۰ ۲۵ فتح ۱۳۳۱ ہش ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۲۲ دسمبر: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۴ دسمبر: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت بھی آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

قاہرہ ۲۴ دسمبر: مصری حکومت نے روس اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک سے ہر قسم کے درآمد ہونے والے مال پر قرنطینہ کی پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ ملک صحت کے عالمی ادارے کے ممبر نہیں ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا

رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار

تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم

تا دلم در دان خوں دارد تو دارد مدار

ترجمہ:۔ آپ کی راہ میں جان کو فدا کرنا ہی اصل جینا ہے۔ شکار کی طرح آپ کی قید میں رہنا ہی اصل آزادی ہے۔ جب تک میرا وجود ہے۔ آپ کا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون گردش کرتا رہے گا۔ آپ کا ہی عاشق رہے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اگر مراکش اور تیونس میں موجودہ بے چینی قائم رہیگی تو عرب ایشیائی ممالک فرانس سے تعاون نہیں کرینگے

عرب ایشیائی گروپ کی کانفرنس میں شریک نمائندوں کی طرف سے فرانس کو انتباہ

قاہرہ ۲۴ دسمبر: عرب ایشیائی ملکوں کے نمائندوں نے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ قاہرہ کی کانفرنس میں فرانس کو خبردار کیا ہے۔ کہ اگر مراکش اور تیونس میں موجودہ بے چینی قائم رہے گی۔ تو ان کی حکومتیں فرانس سے تعاون نہیں کر سکیں گی۔ ان نمائندوں نے اپنی اپنی حکومتوں سے سفارش کی ہے۔ کہ فرانس شمالی افریقہ کے علاقہ میں جو مظالم ڈھا رہا ہے۔ وہ ان کے خلاف احتجاج کریں۔ یہ خبر دیتے ہوئے آج ایک ترجمان نے کہا۔ کہ کانفرنس میں شریک ممالک انفرادی طور پر یہ احتجاج کریں گے۔ اس نے کہا۔ اگر موجودہ صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ تو آئندہ اقدام کے متعلق غور کرنے کے لئے ہم پھر اجلاس کریں گے۔

مصر کے قائم مقام وزیر خارجہ نے اس کانفرنس کو ایک تاریخی کانفرنس کہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ عرب ایشیائی گروپ کی اقوام متحدہ کے باہر یہ پہلی کانفرنس تھی۔

جنرل نجیب امریکہ جائیں گے

قاہرہ ۲۴ دسمبر: مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اگلے سال امریکہ جائینگے ابھی تک اُن کے واشنگٹن جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

مصر مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدے میں شرکت نہیں کرے گا

چٹاگانگ ۲۴ دسمبر: مصری سفیر متعینہ پاکستان ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے یہاں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک ایک برطانوی سپاہی بھی نہر سویز کے علاقے میں موجود ہے۔ مصر اس وقت تک مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شمولیت کے بارے میں غور نہیں کرے گا۔ حکومت اسرائیل کے بارے میں آپ نے بتایا۔ کہ مملکت اسرائیل امریکی ڈالروں اور برطانوی سامراج کی تخلیق ہے۔ آپ نے کہا۔ عرب ممالک اس حکومت کو ختم کر کے دیں گے۔ مصر کی نئی حکومت کے بارے میں آپ نے بتایا۔ کہ وہ ملک کو صنعتی بنانے کے لئے بے چین ہے۔

ہندوستان نے مسئلہ کشمیر کے متعلق اینگلو امریکی قرارداد مسترد کر دی

قرارداد کی منظوری کے بعد سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہو گیا

اقوام متحدہ ۲۴ دسمبر: کشمیر کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ قرارداد منظور کر لینے کے بعد سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے ملکوں کے نمائندوں کو اس سوال پر فوراً بات چیت شروع کر دینی چاہیئے۔ کہ کشمیر سے فوجیں ہٹانے کا کام ختم ہونے کے بعد دونوں ممالک کی کتنی کتنی فوج ریاست میں رہنی چاہیئے۔ قرارداد کی منظوری کے بعد تیس دن کے اندر اندر دونوں ممالک یہ رپورٹ پیش کریں۔ کہ ان کی بات چیت کا نتیجہ کیا نکلا۔ قرارداد میں یہ ترمیم بھی .... پیش کی گئی تھی۔ کہ یہ بات چیت جنیوا میں ہو۔ یہ ترمیم بھی منظور کر لی گئی۔ قرارداد کے حق میں نو ووٹ آئے اور مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں آیا۔ روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا گو پاکستان بھی سلامتی کونسل کا ممبر ہے۔ لیکن چونکہ وہ اس جھگڑے میں ایک فریق ہے۔ اس لئے اس نے بھی رائے نہیں دی۔

قرارداد پر رائے شماری ہونے سے قبل ہندوستانی نمائندہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا کہ میرا ملک کسی حالت میں اس قرارداد کو منظور نہیں کریگا۔ انہوں نے پاکستان کی اس پیش کش کو بھی رد کر دیا۔ کہ پاکستان کشمیر سے اپنی ساری فوجیں ہٹالے اور ہندوستان کی اٹھائیس ہزار فوج رہنے دینے کو تیار ہے بشرطیکہ آزاد کشمیر کی فوجیں بھی توڑ دیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ پاکستان اینگلو امریکی قرارداد کو منظور کرتا ہے۔ انہوں نے ہندوستان سے اپیل کی۔ کہ وہ اس قرارداد کو منظور کرنے پر رضامند ہو جائے۔ آزاد کشمیر کی فوجوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ آزاد کشمیر کی فوج ریاست کے لوگوں پر مشتمل ہے اور ان سے کسی صورت میں بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ریاست سے باہر چلی جائیں۔

روس کے نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ پاکستان اور ہندوستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اور ایسی صورت حال پیدا کر رہے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں ان کی فوجیں کشمیر میں داخل ہو جائیں انہوں نے کہا۔ کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے باشندوں (ص۵) کی ایک دستور ساز اسمبلی ہی کر سکتی ہے۔

برطانیہ کے نمائندے سر گلیڈون جیب نے دونوں ممالک پر زور دیا۔ کہ وہ نیا سال اس عزم کے ساتھ شروع کریں۔ کہ وہ اس جھگڑے کو طے کر کے ہی رہیں گے۔

ہالینڈ کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں پاکستان کے مصالحتی جذبہ کی تعریف کی۔ اور امید ظاہر کی کہ ہندوستان ایسی مسئلہ پر دوبارہ غور کرے گا اور پاکستان کے مصالحتی جذبے کا اچھی طرح خیر مقدم کرے گا۔

ریاست خیرپور میں ایک نیا ہسپتال

خیرپور ۲۴ دسمبر: حکومت خیرپور نے جدید سامان سے آراستہ ایک ہسپتال کی تعمیر اور اس کے واسطے آلات خریدنے کے لئے سات لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس ہسپتال میں سو مریضوں کے رہنے کی گنجائش ہوگی۔ اس کی تعمیر جلد ہی شروع ہو جائے گی۔

پیداوار بڑھانے کیلئے ایک سب کمیٹی کا تقرر

لاہور ۲۴ دسمبر: کل لاہور میں خوراک کی حالت کو بہتر بنانے اور اناج کی پیداوار بڑھانے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے وزراء کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس نے پیداوار بڑھانے کے منصوبوں کو فوری اور عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ سب کمیٹی کا اجلاس جمعہ کو ہوگا۔ اور اس کی صدارت گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر کریں گے۔

میٹرک میں سائنس کی تعلیم کو لازمی قرار دیدیا جائے

ملک فیروز خان نون کی تجویز

ڈھاکہ ۲۴ دسمبر: مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون نے کل چاند پور میں طلباء کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ سائنس کی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے میٹرک میں سائنس کی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا جانا چاہیئے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

جلسہ سالانہ پر ریلوے کی طرف سے گاڑیوں کا انتظام

این ڈبلیو آر لاہور کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل انتظام کئے گئے ہیں ۔

سپیشل ٹرینیں

$\frac{12}{52}$ ۲۵ ۔ ایک سپیشل ٹرین سیالکوٹ سے چلائی جائے گی بشرطیکہ مسافر کافی ہوں ۔

$\frac{12}{52}$ ۲۵ ۔ ایک سپیشل ٹرین لاہور سے چلائی جائے گی بشرطیکہ مسافر کافی ہوں ۔

زائد بوگیاں

$\frac{12}{52}$ ۲۴ (۱) سیالکوٹ سے دس بجے صبح وزیر آباد روانہ ہونے والی ٹرین کے ساتھ دو زائد بوگیاں لگائی جائیں گی ۔

(۲) وزیر آباد سے یہی دو بوگیاں نمبر ۱۹۰ ٹرین کے ساتھ لگائی جائیں گی ۔ یہ ٹرین ایک بجے دوپہر روانہ ہوکر شام کو پانچ بجے چک جھمرہ پہنچے گی ۔

(۳) لاہور سے ۴۵-۴ بجے صبح لائلپور روانہ ہونے والی گاڑی کے ساتھ دو بوگیاں لگائی جائیں گی جو سیدھی گیارہ بج کر ۱۲ منٹ پر ربوہ پہنچ جائیں گی ۔

(۴) لاہور سے ہاڑی انڈس ٹرین کے ساتھ دو زائد بوگیاں لگائی جائیں گی ۔ یہ ٹرین لاہور سے شام کے وقت سات بجکر پانچ منٹ پر روانہ ہوکر رات کے بارہ بجے ربوہ پہنچے گی

(۵) لائلپور سے صبح چھ بجکر بیس منٹ پر روانہ ہونے والی ٹرین کے ساتھ ایک زائد ڈبہ لگایا جائے گا ۔

(۶) لائلپور سے ۹ بجے صبح ایک بوگی ٹرین کے ساتھ لگائی جائے گی ۔ جو کہ گیارہ بجکر بارہ منٹ پر ربوہ پہنچتی ہے

یہ انتظامات ۲۴ سے ۲۸ دسمبر تک روزانہ رہیں گے ۔

ڈیزل کاریں اگر میسر ہوں تو لائلپور سے سرگودھا تک چلائی جائیں گی ۔ تمام گاڑیاں ربوہ اسٹیشن پر کم ازکم پانچ منٹ ٹھہرا کریں گی ۔ احباب متعلقہ اسٹیشنوں سے دریافت کرکے ریزرو ڈبوں میں سفر کریں اور ٹکٹ سیدھا ربوہ کا خریدیں ۔ (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

تنقید و تبصرہ

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو آپ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمائی تھی اور نہایت ضروری ہدایات پر مشتمل ہے ۔ کتابی صورت میں شائع ہوچکی ہے ۔ احباب صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ سے طلب کریں ۔

فقہ عمر

شائع کردہ ادارہ ثقافت اسلامیہ مجلد کپڑا ۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ صفحات تقریباً ۲۴۰ قیمت چار روپیہ ۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور یا مکتبہ تحریک متصل یونیورسٹی لاہور سے مل سکتی ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ازالۃ الخفاء کے حصہ دوم (مقصد دوم) میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خصائص و ماثر اپنی تنقید کے ساتھ جمع فرمائے ہیں ۔ ماثر میں زیادہ تر حصہ خلیفۃ الثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے وقف ہے ۔ جس کا نام "رسالہ در مذہب فاروق اعظم" ہے ۔ اس حصہ کو "فقہ عمر" کے نام سے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے مشہور اہلحدیث عالم مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی سے ترجمہ کراکر شائع کیا ہے ۔ ترجمہ سلیس زبان میں ہے ۔ مترجم نے بھی جا بجا مفید مختصر توضیحی نوٹوں اور حاشیہ کا اضافہ کیا ہے ۔ شاہ صاحب نے صرف چند کتب پر رسالہ کو تقسیم کیا تھا ۔ مگر فاضل مترجم نے اس پر ابواب قائم کئے ہیں ۔ اور ہر روایت پر نمبر لگا دیا ہے ۔ اس طرح رسالہ کی افادیت بہت زیادہ ہوگئی ہے ۔ ہر مسئلہ آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے ۔ ہماری رائے میں یہ ترجمہ اردو کے فقہی ذخیرہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے ۔ جس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے ۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ضروری ہدایات

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل نہایت ضروری ہدایات دی ہیں ۔ جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ فون موصول ہوئی ہیں ۔

(۱) چونکہ اس سال خشک سردی پڑ رہی ہے ۔ اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین بچے اور بوڑھے ۔ خاص طور پر اپنے ہمراہ گرم بستر ضرور لائیں ۔

(۲) صرف وہی دوست جلسے پر تشریف لائیں جو جلسہ سننے کی نیت اور ارادہ رکھتے ہیں ۔ محض جلسہ دیکھنے والے دوست بے شک نہ آئیں ۔

(۳) اس سال بھی جلسے کے موقعہ پر دو تین صد ایسے مخلص اور محنتی رضاکاروں کی ضرورت ہے جو اپنے آپ کو خدمت سلسلہ اور حفاظتی انتظام کے لئے پیش کرسکیں ۔

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی رہائش کا انتظام

فرودگاہ مہمانان جلسہ سالانہ کا مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے ۔ معزز مہمانوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مقررہ فرودگاہ پر قیام فرمائیں ۔

مقام	فرودگاہ	مقام	فرودگاہ
سیالکوٹ شہر	بیرک نمبر ۱	ڈیرہ غازیخاں	بیرک نمبر ۲۸
ضلع سیالکوٹ	" نمبر ۲ تا نمبر ۶	بہاولپور	" نمبر ۲۹ تا ۳۰
گوجرانوالہ شہر و ضلع	" نمبر ۷ تا نمبر ۹	سندھ	" نمبر ۳۱
شیخوپورہ شہر و ضلع	" نمبر ۱۰ تا نمبر ۱۴	آزاد کشمیر	" نمبر ۳۲
گجرات	" نمبر ۱۵ تا نمبر ۱۸	ربوہ	" نمبر ۳۳ تا نمبر ۴۲
جہلم	" نمبر ۱۹ تا نمبر ۲۱	دفاتر	" نمبر ۴۳
کیمل پور	" نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۳	کارکنان لنگر	" نمبر ۴۴ و نمبر ۴۵
میانوالی	" نمبر ۲۴ و نمبر ۲۵	کراچی ۔ کوئٹہ ۔ بیرون پاکستان	۔
مظفر گڑھ	" نمبر ۲۶	شہر سرگودھا	دارالضیافت ۔
ملتان	" نمبر ۲۷	صوبہ سرحد	ریسرچ ہال ۔
ضلع لائل پور	بورڈنگ کمرہ نمبر ۳ تا نمبر ۷	لائل پور شہر	بورڈنگ کمرہ نمبر ۱
راولپنڈی	" " نمبر ۸	لاہور شہر	ہائی سکول کمرہ نمبر ۱ و ۲
ضلع سرگودھا	" " نمبر ۹ تا ۱۱	ضلع لاہور	" " نمبر ۳ و ۴
ضلع جھنگ	" " نمبر ۱۲ و ۱۳	ضلع منٹگمری	" " نمبر ۵ تا ۷
ربوہ	" " نمبر ۱۴ و ۱۵	ربوہ	" " ۸

(افسر جلسہ سالانہ)

مالی کانفرنس بموقعہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا ہے اب پھر بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت بیت المال نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتاریخ ۲۷ دسمبر بوقت ۷ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں ایک مالی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ تا ضروری امور کے متعلق عہدیداران جماعت سے مشورہ حاصل کیا جاسکے ۔ لہذا تمام جماعتوں کے امراء ۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شامل ہوکر شکریہ کا موقعہ دیں ۔ تمام انسپکٹران بیت المال کی حاضری لازمی ہے وہ بھی نوٹ کرلیں ۔ ناظر بیت المال ربوہ

یومیہ ۱۹۵۳ء تیار ہوگیا

سالہائے ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی نظارت ہذا نے "یومیہ" ۱۹۵۳ء مفید معلومات اور اضافوں کے ساتھ شائع کیا ہے ۔ عمدہ کاغذ مضبوط اور خوشنما جلد ہے ۔ ایام جلسہ میں دفتر نشر و اشاعت سے جو جلسہ گاہ کے مغربی طرف ہوگا ۔ مل سکے گا ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء

ایک فرقہ کی تعبیر دوسرے فرقہ پر عائد نہیں ہوگی

عزت مآب الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی ہے اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ

میں اس سلسلہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم اور سنت نبوی کی تعبیر جو ایک فرقہ کی طرف سے کی جائیگی وہ دوسرے فرقہ پر عائد نہیں کی جائیگی

آج جبکہ پاکستان میں اسلام کو ماننے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں۔ اس بات کی وضاحت نہایت ضروری تھی۔ کیونکہ یہ اختلافات قرآن و سنت کی مختلف توجیہات ہی پر مبنی ہیں۔ اور ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف اسلامی فرقے آباد ہوں جنہوں نے اپنے اختلافات کو الگ رکھ کر ایک متحدہ اور مشترکہ جدوجہد سے ملک حاصل کیا ہو۔ اس میں قرآن و سنت کی کسی خاص فرقہ کی توجیہات کو ریاست کی بنیاد دستور بنانا پرلے درجہ کی عاقبت نا اندیشی ہوتی۔

انفرادی اعتقادات کا حق ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی اسلام میں بڑی عزت ہے قرآن کریم نے صاف صاف الفاظ میں اور مختلف پیرایوں میں اس کی اہمیت سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ آننا نازک معاملہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بار بار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا ہے۔ کہ تمہارا کام صرف تبلیغ ہے۔ باقی کون ایمان لاتا ہے اور کون نہیں لاتا یہ دیکھنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی عبادت تمام جبر و اکراہ سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو پاک چاہتا ہے ؛

اس سے ثابت ہے کہ خود اسلامی فرقوں میں جو قرآن و سنت کی مختلف تاویلات سے اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کا طریقہ بھی خالص تبلیغ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور کسی اسلامی حکومت کا ان میں دخل دینا سخت خطرناک غلطی ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف اسلامی فرقے آباد ہوں۔ جو قرآن و سنت کے معنے میں اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کسی خاص فرقہ کو اجازت دینا کہ وہ اقتدار کے ذریعہ اپنے انفرادی خیالات باقی فرقوں پر ٹھونسے اسلامی ریاست کے بنیادی اصول " لا اکراہ فی الدین " کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب کی وضاحت کی روشنی میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ واقعی قابل تحسین ہے کہ باوجودیکہ یہ رپورٹ تمام تر اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر مشتمل ہے اس میں اسلام کے بنیادی اصول کی پابندی کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے۔

مولانا دریابادی کا ایک نوٹ

ذیل میں ہم مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا ایک نوٹ "صدق جدید" سے بلا تبصرہ درج کرتے ہیں۔

"کراچی کے روزنامہ امروز (۲۴ نومبر) کا ایک تراشہ کراچی سے موصول ہوا ہے۔ اس لئے،

ابھی نہ حکومت مودودی صاحب اور ان کے ساتھی ملاؤں میں آئی ہے نہ ان کی پسند کا دستور بنا ہے لیکن مولوی صاحب نے نمونہ کلام کے طور پر ابھی سے عرض کر دیا ہے۔ کہ پاکستان کا اسلامی دستور نافذ ہونے کے بعد قادیانی مذہب قبول کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا"

پاکستانی جماعت اسلامی کے کسی جریدہ سے صدق کا تبادلہ نہیں۔ اس لئے یہ علم نہیں کہ یہ روایت کس حد تک صحیح ہے۔ لیکن اگر صحیح ہے تو جماعت اسلامی اپنی اس بے دھڑک صاف گوئی پر ملامت کی نہیں مبارکباد کی مستحق ہے۔ جو مقدمات غلط یا صحیح کسی کلمہ گو فرقہ کی تکفیر بلکہ ارتداد کے بیٔے قائم کئے گئے ہیں۔ ان سے تو لازمی منطقی نتیجہ اس مرتد فرقہ کے قتل ہی کا نکلتا ہے۔ اور اس فرقہ کو محض ایک اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سرتاسر ناکافی، ناقص اور بے معنی ہے۔ جماعت مودودی کی روش اس لحاظ سے بھی قابل داد ہے کہ اس نے بہت قبل اپنے عزائم سے دنیا کو خبردار بھی کر دیا۔" (بحوالہ مغربی پاکستان ۲۵ دسمبر)

کوئی نص صریح پیش کیجئے

ہم نے مودودی صاحب سے وجوہات نبوت کے متعلق عرض کیا تھا۔ کہ جب نبوت کا اختیار اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ تو اس میں کسی کے لئے اٹکل چنیں و چناں کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور مودودی صاحب ایسے فیلسوفوں ہی کے عقلی گھوڑے دوڑانے کو بند کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے۔ کہ

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

بات سیدھی اور صاف ہے۔ مگر مودودیوں کے ترجمان "تسنیم" کے مدیر محترم اڑ بیٹھے ہیں۔ کہ مودودی صاحب کی چنیں و چناں بھی اسی آیہ کریمہ پر مبنی ہے یعنی اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ کہ چنیں و چناں بند کرو۔ تمہیں رسالت کے متعلق کوئی علم نہیں۔ یہ ہم ہی بہتر جانتے ہیں کہ کس کو دیں کس کو نہ دیں۔ کب نبی بھیجیں۔ اور کب نہ بھیجیں۔ مگر مودودیوں کا ترجمان کہتا ہے کہ اسی آیہ کریمہ سے تو چنیں و چناں کی اجازت دی گئی ہے۔ خرد کا جنوں اور جنوں کا خرد نام رکھنا اور کیا ہوتا ہے؟

جب ہم نے یہ صورت پیش کی تو اب "تسنیم" کے مدیر محترم نے آیہ خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی پیش کر دی ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس آیہ کے رو سے خاتم النبیین مانتے ہیں اور حدیث لانبی بعدی پر بھی اعتراض نہیں کرتے مگر انکار کیا جائے کہ بیسیوں جید مسلمہ علمائے حق نے آیہ خاتم النبیین اور حدیث "لا نبی بعدی" کے معنے وہ نہیں کرتے جو مودودی صاحب اور "مدیر تسنیم" کرتے ہیں۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ سے لے کر مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تک ان میں شامل ہیں۔ صرف شیخ اکبر علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیکھئے فرماتے ہیں۔

ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ انما ھی نبوۃ التشریع لامقامھا۔ فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکماً اٰخر وھذا معنیٰ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ترجمہ: وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ اب رسالت و نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ یہی مراد ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی رسول اور نبی نہیں ہو سکتا۔ جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا۔ تو میری شریعت کے ماتحت ہی ہوگا"

پھر اگر آیہ خاتم النبیین صریح نص تھی تو مودودی صاحب کو عقلی گھوڑے دوڑانے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ اگر اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کی موجودگی میں آپ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر قسم کی نبوت بالکل بند ہے۔ تو پھر قرآن مجید ہی سے ایسی کوئی آیہ دکھائیے۔ جس میں کہا گیا ہو لن یجعل اللہ رسالتہ من بعد محمد یا لن یبعث اللہ من بعد محمد رسولاً وغیرہ وغیرہ

چونکہ قرآن کریم میں ایسی کوئی آیہ نہیں ہے جو ان معنے پر صریحاً دلالت کرتی ہو۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی آیت کی پناہ لینی پڑی ہے۔ جس کے مفہوم میں مسلمہ علمائے حق کو آپ سے اختلاف ہے۔ اور یہ اختلاف کافی ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ مودودی صاحب اپنے عقل کے گھوڑے دوڑا کر آیہ کریمہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کی تکذیب کرنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کو (نعوذ باللہ) جھٹلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو رسالت کے متعلق کیا خبر ہے۔ حقیقی علم تو ہم کو ہے کہ جب نبوت عالمگیر ہو اور تعلیم محفوظ ہو۔ تو ہر قسم کی نبوت بند ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہماری عقل یہی کہتی ہے۔

کیا یہ ویسی ہی ہٹ دھرمی نہیں ہے جیسی کہ ان لوگوں کی ہٹ دھرمی تھی جو کہتے تھے۔ کہ اگر تم رسول ہو تو پہلے رسولوں جیسے معجزات دکھاؤ کیونکہ ان کی عقل یہی کہتی تھی کہ رسول وہ ہو سکتا ہے جو ویسے معجزات دکھائے۔ اس لئے نعوذ باللہ آنحضرتؐ رسول نہیں ہو سکتے۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے تہدید فرمائی۔ کہ اپنی چنیں و چناں بند کرو۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

ہم مودودی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پرویز صاحب منکر حدیث کی طرح اپنے عقلی گھوڑے نہ دوڑائیے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

یاد رہے کہ آیہ خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کی جو توجیہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے کی ہے۔ اور بیسیوں علمائے حق نے جس کی تائید کی ہے۔ ہم اسی توجیہ کو صحیح مانتے ہیں۔ اگر اس توجیہ کو ماننے سے کوئی امت سے خارج ہو جاتا ہے تو مودودی صاحب ان علماء کے متعلق بھی اعلان فرمائیں۔ تاکہ اسلامی تاریخ از سر نو پاک و منزہ ہو کر مدون کی جا سکے ؛

شذرات

علامہ کفایت حسین صاحب سے

علامہ کفایت حسین صاحب نے جلسہ میلاد النبی کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"سب سے آخر میں حضور رسالتمآب تشریف لائے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے ایک ضابطہ حیات لائے۔ ان پر دین مکمل ہو گیا۔ اور ان کے بعد کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔" (زمیندار ۱۹ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

شیعہ کتب میں لکھا ہے:۔

ان القرآن الذی جاء بہ جبریل علیہ السلام الی محمد سبعۃ عشر الف اٰیۃ (صافی شرح اصول کافی باب النوادر جزء ششم)

(موجودہ قرآن میں چھ ہزار آیات ہیں مگر) حضرت جبریل علیہ السلام کا لایا ہوا قرآن سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا۔

نیز لکھا ہے۔ کہ اصلی قرآن کی کتابت سے فارغ ہو کر جب حضرت علی رضؓ لوگوں کے پاس آئے۔ اور آپ نے انہیں بتایا۔ کہ میرے ہاتھ میں جو قرآن ہے۔ وہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور کوئی دوسرا قرآن جبریل کا لایا ہوا نہیں ہے۔ تو لوگوں نے کہا۔ کہ ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہمیں اسکی ضرورت نہیں۔

اس پر حضرت علی رضؓ نے غضبناک ہو کر فرمایا:۔

واللہ لاترونہ ھذا ابداً انما کان علیّ ان اخبرکم حین جمعتہ (صافی باب النوادر)

میرا تو اتنا کام تھا کہ (اصلی) قرآن جمع کر دینے کے بعد تمہیں اس سے مطلع کر دیتا۔ لیکن اب کان کھول کر سن لو کہ:۔

خدا کی قسم تم قیامت تک (اصلی) قرآن نہ دیکھ سکو گے۔

علامہ موصوف بتائیں۔ کہ جب اصلی قرآن دنیا میں موجود ہی نہیں۔ اور نہ قیامت سے قبل اس کا نظر آنا ممکن ہے۔ تو تکمیل دین کے وعظ کیا معنی رکھتے ہیں؟

علامہ صاحب کا یہ ارشاد کہ "اب کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی" اور بھی زیادہ عجیب ہے۔ کیونکہ حضرت امام حسن رضؓ نے فرمایا ہے۔

ولایۃ علیّ مکتوبۃ فی جمیع صحف الانبیاء ولن یبعث اللہ رسولاً الا بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و وصیۃ علیّ" (صافی اصول کافی کتاب الحجۃ جزء سوم حصہ ۲ صفحہ ۲۱۸ مطبع نولکشور)

تمام صحف انبیاء میں حضرت علی کی ولایت کا ذکر موجود ہے۔ اور آئندہ (انبیاء مبعوث تو ضرور ہوں گے مگر ناقل) جو نبی بھی آئے گا۔ وہ رسالت محمدؐ اور وصیت علی رضؓ کا علمبردار ہوگا۔

علامہ صاحب! آپ ہماری بے شک نہ مانیں۔ مگر حضرت امام حسن علیہ السلام کے فرمان پر تو غور فرمادیں کہ آپ کتنے کھلے لفظوں میں نبوت کے اجراء کا اعلان فرما رہے ہیں۔

مکاتیب اقبال

جناب شیخ عطاء اللہ صاحب نے حال ہی میں "مکاتیب اقبال" کے نام سے سر محمدؐ اقبال کے مختلف خطوط کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے۔ جو از حد دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔

علامہ اقبال اپنے ایک خط میں جماعت احمدیہ اور اس کے بانی عمؑ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں۔ میرے عقیدہ ناقص میں جو طریق مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے۔ وہ زمانہ حال کی طبائع کے لئے موزون نہیں۔ ہاں اشاعت اسلام کا جوش جو ان کی جماعت کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے۔ قابل قدر ہے۔"

(مکاتیب اقبال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱)

طبائع کی "موزونیت" سے مراد اگر یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس عمؑ نے جو اسلام کو زندہ مذہب اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کرنے کے لئے اپنا وجود پیش کیا۔ اور اپنے الہامات کی طرف توجہ دلائی۔ یہ سب کچھ موجودہ زمانہ کی دہریت پسند طبائع پر گراں گزرتا ہے تو ضرور کسی حد تک صحیح اور مبنی بر حقیقت امر ہے۔

لیکن اگر اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کا طریق پیغام فی الواقع طبائع کے لئے ناموافق اور ناموزون تھا۔ تو اسکی تردید میں صرف یہ دلیل کافی ہے کہ اگر حقیقت یہی تھی۔ تو آپ کے اکثر عقیدت مندوں میں اشاعت اسلام کا سچا اور قابل قدر جوش کیونکر پیدا ہو گیا؟

اقبال کا نظریہ جہاد

علامہ اقبال نے ۱۹۳۵ء میں مولوی ظفر احمدؐ صاحب کے نام ایک خط تحریر کیا تھا۔ جس میں آپ نے شاعرانہ نکتہ آفرینیوں سے ہٹ کر اپنے صحیح نظریہ جہاد سے نقاب کشائی کی ہے۔ یہ نظریہ کیا ہے اس کا جواب علامہ اقبال کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"معترض کا یہ کہنا کہ اقبال اس دور ترقی میں جنگ کا حامی ہے۔ غلط ہے۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں۔ نہ کوئی مسلمان شریعت کے حدود معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے۔

قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ۔ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جب کہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے۔ اور ان کو گھروں سے نکالا جائے۔ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے نہ حکم۔ دوسری صورت میں جہاد کا حکم ۹:۴۹ (حجرات ع ۹) میں بیان ہوا ہے۔ ان آیات کو غور سے پڑھیئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ چیز جس کو سموئل ہور جمعیت اقوام کے اجلاس میں Collective Security کہتا ہے۔ قرآن نے اس کا اصول کس سادگی اور فصاحت سے بیان کیا ہے اگر گذشتہ زمانہ کے مسلمان مدبرین اور اور سیاسیین قرآن پر تدبر کرتے تو اسلامی دنیا میں جمعیۃ اقوام کے بنے ہوئے آج صدیاں گذر گئی ہوتیں۔

جنگ کی مذکورہ بالا دو صورتوں کے سوائے میں اور کسی جنگ کو نہیں جانتا۔ جوع الارض کی تسکین کے لیے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے"

(مکاتیب اقبال صفحہ ۲۰۳)

جماعت احمدیہ کا سارا لٹریچر پڑھ جایئے آپ کو اس میں جنگ کی ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کی ممانعت نظر نہ آئے گی اور نہ اشاعت اسلام اور جوع الارض کے لئے جنگ کا جواز بھی کہیں نظر آئے گا۔

لہٰذا کیوں نہ کہا جائے۔ کہ سر محمدؐ اقبال کم از کم نظریہ جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک اور عقیدہ سے سو فی صدی متفق تھے۔ اور آپ نے بال جبریل ضرب کلیم یا جاوید نامہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کی بنیاد شاعرانہ جذبات پر ہے حقائق پر نہیں۔

دعائے صحت

میری دادی جان عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ ورد معدہ سخت بیمار ہیں۔ دن بدن حالت ازحد نازک ہوتی جارہی ہے۔ آج کل چہرے پر ورم بھی معلوم ہوتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(قریشی نور احمد بھاگل پوری احمدی ولد محمدؐ شمس الدین صاحب بھاگل پوری مرحوم کراچی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

(۲)

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اس ایک مثال سے واضح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کو اپنی تکلیف کا خیال موخر اور اپنے ساتھیوں کے اکرام کا خیال مقدم تھا۔ اور یہ بھی کہ اس قدر تکلیف اور درد کی شدت میں بھی سکول کے کام کے متعلق رپورٹ لینا دماغ سے نہیں اترتا تھا۔ اور یہی فرض منصبی کی بجا آوری کا خیال تھا اور یہی وہ انہماک ہے۔ جس نے آپ کو شہادت کا درجہ دیا۔

کس قدر بلند اخلاق کا مالک اور بےنفس انسان تھا! اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

چنیوٹ میں آپ کی نیکی کا اثر

ہجرت کے بعد لاہور سے ہوتے ہوئے جب ہم چنیوٹ میں آئے۔ تو اساتذہ اور طلباء کی مجموعی تعداد صرف ۴۲ تھی۔ اِدھر اُدھر سے احمدی طلباء ملاکر ہم نے چنیوٹ میں سکول کو ۱۵ کی تعداد سے شروع کیا تھا جس میں اساتذہ بھی شامل تھے۔ ابتداء میں جس طرح خندہ پیشانی سے آپ نے بےسروسامانی اور مشکلات کا مقابلہ کیا۔ اور احباب اور طلباء کی رہبری فرمائی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ چنیوٹ میں ہمارے قدم جم گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول نے چنیوٹ کے پرانے سکولوں سے بھی زیادہ ناموری اور عزت حاصل کر لی۔ اور آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر غیر احمدی افسران اور معززین نے اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کروا دیا۔ اور یہ سلسلہ آج تک ربوہ میں بھی قائم ہے۔ غیروں میں مقبول ہو جانا اور ان پر اپنے اخلاق کا سکہ بٹھا دینا شاہ صاحب کا ہی خاصہ تھا۔ انسان کی زندگی کے بعد تو اخلاق کا تقاضا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد بھی ہے۔ کہ ہم ہر انسان کو اچھا ہی سمجھیں اور صرف اسکی خوبیوں کا ہی تذکرہ کریں۔ اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن شاہ صاحب کا وجود ایسا تھا۔ کہ اپنے اور غیر سبھی آپ کی زندگی میں ہی آپ کے مداح تھے۔ چنانچہ چنیوٹ کے غیر احمدی بھی جن کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ اور آپ کی زندگی میں ہی آپ کو نہایت تواضع اور محبت سے ملتے تھے۔ چنانچہ چودھری عبدالرحیم صاحب کلرک نے ذکر کیا۔ کہ وہ ایک روز ایک کام کے سلسلہ میں چنیوٹ تحصیل میں گئے۔ آپ کا ذکر خیر آیا۔ تو وہاں کے خزانچی صاحب نے اپنے ایک غیر احمدی ساتھی سے کہا۔ کہ یہ شاہ صاحب کی بات ہے۔ اس نے پوچھا۔ کونسے شاہ صاحب! ان صاحب نے تعجب سے کہا۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب! آپ ان کو بھی نہیں جانتے۔ وہ تو فرشتہ ہیں فرشتہ!! الغرض کوئی شخص خواہ جماعت اور سلسلہ کا کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ آپ کے اخلاق اور اخلاص کا معترف بلکہ مداح تھا۔ اور سلسلہ کی اس طرح بلا واسطہ تبلیغ جس خوبی اور احسن طور پر آپ کے وجود سے ہوئی۔ اس کا اجر ہمیشہ آپ کو ملتا رہے گا۔

افسرانِ تعلیم اور شرکاءکار کی نظر میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت خوش گفتار اور جہاندیدہ تھے۔ ہر مجلس پر چھا جاتے۔ محکمہ تعلیم کے انسپکٹر اور دیگر افسران جن سے تعلیم والے عام طور پر مرعوب ہوتے ہیں۔ وہ خود شاہ صاحب کی مجلس میں بجائے باتیں سنانے اور مجلس پر چھا جانے کے ان کی طرف توجہ کرتے اور ان سے باتیں سننے پر مجبور ہوتے۔ ایک دفعہ متحدہ پنجاب کے زمانہ میں صوبہ کے ہیڈ ماسٹروں کی لدھیانہ میں ایک کانفرنس ہوئی۔ آپ بھی اس میں شامل ہوئے۔ محترم میاں عبدالحکیم صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول لاہور آپ کو طالب علمی کے زمانہ سے ہی جانتے تھے۔ باوجود غیر از جماعت ہونے آپ کو دیکھتے ہی صدارت کے لئے آپ کا نام تجویز کر دیا۔ اور دوسروں نے تائید کی۔ آپ کی اسی لیاقت اور ہر دلعزیزی کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ اس ایسوسی ایشن کا اگلا اجلاس قادیان میں ہی منعقد ہوا۔ اور صوبہ بھر کے ہیڈ ماسٹر اس میں شریک ہوئے۔ اور سلسلہ کے مرکز اور اس کے عہدیداروں سے متعارف ہوئے۔

باوجود اس کے طبیعت میں اس قدر استغنیٰ اور بےنفسی تھی۔ کہ کسی عہدہ یا اعزاز کو قطعاً قبول نہ کرتے۔ جب تک کہ خود دعا کر کے آپ کو اس بات کا یقین نہ ہو جاتا۔ کہ اس میں سلسلہ کی بہتری ہو گی۔ ابھی پچھلے دنوں سکول بورڈ کا ممبر بننے کی طرف بعض دوستوں نے توجہ دلائی۔ تو دوستوں کے احترام کی خاطر نامزدگی تو منظور کر لی۔ لیکن خود جدوجہد کرنا اور دوسروں سے متعارف ہونا گوارا نہ کیا۔

تالیف قلوب اور بےنفسی

شاہ صاحب بلا کے ذہین اور زیرک تھے۔ ابھی آپ نے بات کی ابتداء ہی کی ہو۔ تفاصیل بیان نہ کی ہوں۔ فوراً بات کی تہ تک پہنچ جاتے۔ اور تالیف قلب کرتے ہوئے اسی وقت آپ کے حسب منشاء جواب دے دیتے۔ اساتذہ کی کسی روز صحت خراب ہوتی۔ دورانِ سکول میں آپ کے پاس کیفیت بیان کرنے جاتے۔ پہلا فقرہ ہی سنتے تو کہہ دیتے۔ آپ گھر چلے جائیں۔ اور آرام کریں۔ میں انتظام کر لوں گا۔ کام کا آپ فکر نہ کریں۔

بیرونی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر الا ماشاءاللہ اپنے ماتحت اساتذہ سے مراعات اور خدمات کی توقع رکھتے ہیں۔ اور ان کے وقت اور مال پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب قسم کے انسان تھے۔ خود دوستوں کی خدمت کرتے اور اپنی گرہ سے خرچ کر کے ان کو اپنا گرویدہ بناتے۔

آپ کی صحت بالعموم خراب رہتی تھی۔ زیادہ مغز ماری کرنا اور تفاصیل پر وقت ضائع کرنا آپ کے مفاد کے منافی تھا۔ اور اصل نگرانی کے کام میں حارج ہوتا تھا۔ پچھلے سال ایک ایسا ہی مرحلہ پیش آیا۔ جس کو سرانجام دینے کے لئے میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مان لیا۔ میں نے آپ کی ہدایات کے ماتحت اس کام کی تکمیل کی۔ لیکن جب معاوضہ کا وقت آیا۔ تو میرے احتجاج کے باوجود اس کا اعزازانہ میری طرف منتقل کر دیا۔ کس قدر بلند اخلاقی اور بےنفسی کا مظاہرہ ہے!

رفقاءکار سے چشم پوشی

اپنے رفقاءکار سے پورا پورا کام لینا حسن تدبر اور وسیع حوصلہ چاہتا ہے۔ شاہ صاحب کو نظم و ضبط قائم رکھنے کی خاطر اساتذہ سے بعض اوقات سختی بھی کرنا پڑتی۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کئی دفعہ آپ کی بیماری کے حملہ کا باعث ہماری ہی کوتاہی ہوتی۔ لیکن اساتذہ سے بالمشافہ ناراضگی کا اظہار کرنا شاذ کا حکم رکھتا تھا۔ آپ کا بالعموم فرائض کی طرف توجہ دلانے کا طریق نہایت ہی مستحسن تھا۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے بتلایا کہ وہ احمد نگر میں رہائش رکھنے کے باعث اکثر اوقات وقت پر سکول نہ پہنچ سکتے تھے۔ اس بےقاعدگی کا بعض دفعہ سکول کے انتظام پر بھی اثر پڑتا۔ لیکن آپ کے اخلاق کا کمال یہ تھا کہ بنگالی صاحب کی مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے کبھی زبان سے کچھ نہ کہا۔ شاہ صاحب خود بھی کچھ مدت ربوہ میں رہے۔ اور سکول ابھی چنیوٹ میں ہی تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ بنگالی صاحب اور شاہ صاحب ایک ہی بس سے چنیوٹ پہنچے۔ (بالعموم آپ ربوہ میں رہتے ہوئے بھی سکول سے آدھ گھنٹہ پہلے دفتر میں پہنچ جایا کرتے تھے) بنگالی صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب اڈا پر میرے ساتھ بس کا انتظار کر رہے تھے۔ اور اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے مجھے آج دیر ہو گئی ہے۔ اور اس کا مجھے بہت ہی افسوس ہے۔ لیکن بنگالی صاحب دل میں کہتے۔ کہ آپ کس خوبی سے مجھے میرے فرائض کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح چودھری عبدالرحمٰن صاحب ایک مرتبہ ایک ضروری کام کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں دفتر میں گئے۔ شاہ صاحب حسب معمول جماعتوں کا دورہ کر رہے تھے۔ چودھری صاحب کو کلاس میں نہ پا کر جب دفتر کی طرف آئے۔ تو انہیں دیکھ کر کہا۔ کہ آپ اپنا کام ختم کر لیں۔ میں آپ کی جگہ کوئی اور انتظام کر دیتا ہوں۔ اپنی چشم پوشی اور عفو و درگذر کی صفات حسنہ نے ہی آپ کو سٹاف کا محبوب بنائے رکھا۔ ہر کوئی سمجھتا اور بجا طور پر سمجھتا کہ آپ کو مجھ سے ہی زیادہ محبت تھی۔ اور رات دن اپنے فرائض کی بجا آوری سے جوش اور شوق سے مگن رہتا۔

شروع شروع میں ایک دوسرے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے رفقاءکار میں غلط فہمی ہو ہی جایا کرتی ہے۔ چنانچہ مجھے خود ندامت سے اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ ابتداء میں ہم میں بھی کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ لیکن جب معاملہ صاف ہو گیا۔ تو پھر اس کے بعد محال ہے۔ کبھی اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہو۔ بلکہ ایک آدھ مرتبہ جب میں نے اس بدمزگی پر ندامت کا اظہار کرنا بھی چاہا۔ تو مجھ کو منہ سے لفظ تک نہ نکالنے دیا۔ بلکہ اس عرصہ میں اس قدر وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس قدر محبت اور مروت کا ثبوت دیا۔ کہ میرے سامنے آپ کے محاسن۔ حسن تدبر اور بلند اخلاق کا ایک دفتر کھلا پڑا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ الفضل کے اوراق اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ میں اس مضمون کو اسی پر ختم کرتا ہوں۔

ضروری اعلان

الفرقان خاتم النبیین نمبر کے یکصد رسالے جو مفت تقسیم کئے جا رہے تھے۔ وہ پہلے تین دن میں ہی ختم ہو گئے تھے۔ اب مزید درخواستوں کی ضرورت نہیں۔ (مینیجر الفرقان احمد نگر)

پنجاب کے امرائے ضلع کا اجلاس

صوبائی نظام کے تحت ایک اجلاس مورخہ ۲۷/۱۲/۵۲ کو بوقت ۲ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ پنجاب کے تمام امرائے ضلع براہ کرم اس میں شمولیت فرمائیں۔ اور اپنے ہمراہ دو دو سیکرٹریان ضلع لائیں۔ اگر کسی جگہ سکرٹریانِ ضلع مقرر نہ ہوں۔ تو دوسرے دو سکرٹری ہی لے آئیں۔ (پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

گمشدہ رسید بک

حلقہ سول لائن کی رسید بک نمبر ۸۰/۱۲۳ سید محمد حسین شاہ صاحب محصل سے گم ہو گئی ہے۔ رسید بک مذکور کی صرف پہلی چھ رسیدیں کاٹی گئی تھیں۔ باقی ۹۴ رسیدیں بدستور قائم ہیں۔ جس دوست کو یہ چندہ کی رسید بک ملے۔ وہ ملک عبدالمالک سپرنٹنڈنٹ انجینئرنگ ڈرائنگ آفس ہیڈ کوارٹر ریلوے لاہور کے پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور مذکورہ رسید بک پر احباب چندہ ادا نہ کریں۔

سکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیرت اسلامی

★ از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ★

بعثت حضرت مسیح موعود کا زمانہ

جن دنوں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ چاروں طرف ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ تھا۔ اغیار اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ ایک طرف عیسائی پادری اور دوسری طرف پنڈت اندرمن مراد آبادی اور پنڈت دیانند ایسے حق کے دشمنوں نے اسلام پر بے تحاشا اعتراضات کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ اور مسلمان کہلانے والے خواب غفلت میں مبتلا تھے اور ان کی حالت

ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

کے مطابق تھی۔ چنانچہ مفکر احرار چوہدری افضل حق آنجہانی نے اس زمانہ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

"آریہ سماج کے وجود میں آنے سے قبل اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس بالکل مفقود تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلد خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں سے تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوئی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے تڑپ اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔ اگرچہ میرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا دامن فرقہ بندی سے پاک نہ ہوا (!) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی غیرت

حضور نے دین خدا کی نشر و اشاعت اور اسلام کے خلاف کئے جانیوالے اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ ایسے رنگ میں شروع کیا کہ ایک طرف کلیسیا کی بنیادیں ہل گئیں اور دوسری طرف اوم کا جھنڈا بیت اللہ پر گاڑنے کے خواب دیکھنے والے آریہ سماجیوں کو بھارت میں بھی اوم کا جھنڈا سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ایک سکھ ودوان سردار امر سنگھ ایڈیٹر اخبار تنیر پنجاب نے لکھا تھا:-

"(حضرت) میرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کا علم بلند کیا۔ وقت کی رفتار کے مطابق انہوں نے دلیل اور عقل سے اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے کے لئے تحریر و تقریر کا سلسلہ جاری رکھا۔ میرزا صاحب کی یہ تحریک اس قدر کامیاب ہوئی کہ انہوں نے پیغمبری کا دعوےٰ کیا (؟) اور ان کا یہ دعوےٰ بھی ایک بڑی جماعت نے صحیح تسلیم کر لیا۔ مسلمانوں میں احمدی اور ہندوؤں میں آریہ سماجی مذہبی واقفیت کے اعتبار سے باقی جماعتوں پر فوقیت رکھتے تھے احمدیوں کی تحریک تو اب تک زندہ ہے مگر آریہ سماج کی تحریک ختم ہو چکی ہے"

(تنیر پنجاب ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بے حد غیرت تھی۔ اگر کوئی عیسائی یا کوئی اور معاند اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات یا مقدس تعلیم پر کوئی اعتراض کرتا تو آپ اس وقت تک دم نہ لیتے جب تک اس اعتراض کا جواب نہ دیدیتے ایک مرتبہ آپ نے بیّن الفاظ میں فرما دیا تھا کہ:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارے ہیں۔ ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ جس سے ایمان جاتا رہے"

(پیغام صلح صفحہ ۳۰)

عیسائی پادریوں کا رویّہ

یہ درست ہے کہ ایک سچا مسلمان جنگلی درندوں سے صلح کر سکتا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپ کی تعلیم کے دشمن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ عیسائی پادریوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حد سے زیادہ گند اچھالنا شروع کر دیا۔ تو آپ نے اپنی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے عیسائیوں کے خداوند یسوع اور اس کی تعلیم کا خاکہ اناجیل کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دینے والے عیسائی پادریوں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ آج کئی نام نہاد مسلمان اور احراری مُلّا شور مچاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے حضرت مسیح کی توہین کی ہے۔ لیکن وہ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ اناجیل کے یسوع اور قرآن مجید کے مسیح میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نیز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت پر سینکڑوں یسوع قربان کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اناجیل کے یسوع کو دنیا کے سامنے پیش کرنے ساتھ ہی بالصراحت فرما دیا تھا۔ کہ

ہمیں پادریوں کے اور ان کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اس پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں۔ اور عہد کریں کہ آئندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہیں گے۔ اس کا جواب سنیں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ حاشیہ در حاشیہ)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضورؑ کے مقدس دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بے حد غیرت تھی۔ آپ کے لئے یہ بات ناقابل برداشت تھی کہ کوئی گندہ دہن آریہ یا عیسائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اور آپ خاموش بیٹھے رہیں۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے اس حد تک غیرت دکھائی کہ اکثر معاندین اسلام کو اپنے مقابلہ پر مباہلہ کے لئے بھی بلایا۔ اور پنڈت لیکھرام اور امریکن ڈوئی ایسے معاندین آپ کے مقابلہ پر ہلاک ہوئے اور اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے عظیم الشان نشان بنے۔

ایک مشہور واقعہ

آپ کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ سفر پر تھے۔ اور گاڑی کے انتظار میں سٹیشن پر ادھر ادھر ٹہل رہے تھے کہ اتنے میں پنڈت لیکھرام بھی وہاں آگیا۔ اس نے حضورؑ سے سلام عرض کیا۔ حضورؑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ اس نے دوسری مرتبہ آگے بڑھ کر پھر سلام عرض کیا۔ لیکن حضورؑ پھر بھی خاموش رہے۔ حضورؑ کے ایک خادم نے یہ خیال کر کے کہ شاید حضور نے پنڈت لیکھرام کا سلام عرض کرنا سنا نہیں عرض کیا کہ حضور پنڈت لیکھرام سلام عرض کرتا ہے حضور نے بڑے جلال سے فرمایا کہ:-

"میرے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام۔ یہ کیسا سلام ہے؟"

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؑ کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنی غیرت تھی

باقی صفحہ ۸ پر

حیاتِ نو

ذیابطیس کے بیماروں سے ضروری گذارش

کئی دن سے "الفضل" میں معزز احمدیوں اور غیر احمدیوں کی وہ آراء چھپ رہی ہیں جو انہوں نے حیاتِ نو استعمال کرنے کے بعد ارسال کیں۔ کئی دیگر آراء بھی قبل ازیں شائع کی جا چکی ہیں۔ اتنی وقیع اور قابل اعتماد شہادتوں کے بعد اب فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ آپ کو "حیاتِ نو" استعمال کرنی چاہیئے یا نہیں۔ بہر حال جو کچھ دوستوں نے ہمیں لکھا وہ ہم نے شائع کر دیا۔ اور یہ ممکن نہیں کہ ہم الفضل میں کوئی شوشہ بھی اپنی طرف سے زائد شائع کرنے کی جرأت کر سکیں۔

خاکسار ظہور الحسن مولوی فاضل

دواخانہ ھُوالشافی سٹی روڈ سیالکوٹ شہر

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی حب اٹھرا رجسٹرڈ اور دیگر ادویات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مقررہ قیمتوں پر ملنے کے پتے

(۱) سیلون ٹی سٹال ربوہ

(۲) سٹال میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز ربوہ

دی نیشنل لیبارٹیریز

(انگریزی ادویہ سازان)

کارخانہ ہذا ہر احمدی ڈاکٹر۔ حکیم۔ کیمسٹ و عطار صاحبان کی سرپرستی کا خواہاں ہے

نوٹ:۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کارخانہ ہذا کے نمائندہ سے ایجنسی کیلئے ملاقات ہو سکتی ہے

ایم۔ اے رشید احمدی

مینیجنگ پروپرائٹر

"الفضل" میں اشتہار دینا یقینی کامیابی ہے

سونے کی گولیاں :۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے
زد جام عشق :۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے
ابوب کبیر :۔ نصف پاؤ گیارہ روپے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۹۸ لاہور

تریاق اٹھرا ۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں
فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

صندلین ۔ خون پیدا کرتی اور صاف کرتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

طالب علموں کی سہولت اور روپیہ میں کفائت

زیادہ وزن کا قرآن کریم چھوٹے بچوں کے لئے سنبھالنا مشکل ہے اور بہت باریک حمائل پر پڑھنے سے نظر کے نقصان کا اندیشہ ہے دفتر یسرنا القرآن کی شائع کردہ حمائل شریف پر تلاوت سے اس قسم کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ہدیہ ساڑھے چار روپے تین جلد بارہ روپے

دفتر یسرنا القرآن سے حاصل کریں

اردو شارٹ ہینڈ کی پہلی منظور شدہ مستند اتالیقی کتاب

باجازت

سر آئزک پٹمین اینڈ سنز لمیٹڈ لنڈن (انگلینڈ)

کوثر کتاب : قیمت ۵/- روپیہ
حل کوثر کتاب قیمت ۲/۸/- روپیہ

اردو شارٹ ہینڈ از ایس یو شیخ پرنسپل ایس سی کالج لاہور
پیش لفظ آنریبل خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

ملنے کا پتہ

فیروز سنز مال روڈ۔ بک لینڈ نزد ائی ایم سی اے۔ ریلیجس بک سوسائٹی۔ نو کمپنی انار کلی لاہور۔ یونیورسٹی بکڈپو اردو بازار راولپنڈی۔ فائن آرٹ بک سیلرز راولپنڈی صدر۔ ملک بکڈپو ٹرنک بازار سیالکوٹ۔ استقلال بکڈپو امین پور بازار لائلپور۔ الفضل برادرز بک سیلرز ربوہ ضلع جھنگ

سیکرٹری ایس سی کالج کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دواخانہ خدمت خلق کو

ہمیشہ یاد رکھئے

اس دواخانہ میں ہمیشہ محنت اور دیانتداری سے خالص اعلےٰ اجزاء سے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں اور ہر قسم کی معجونیں بھی تیار مل سکتی ہیں نیز اعلےٰ سے اعلےٰ مفرد ادویات بھی دستیاب ہوتی ہیں

پتہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

سندات غلط ثابت کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام

"تریاق چشم" رجسٹرڈ

خالص ممیرا و دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب شدہ سائنٹیفک طریق پر سال بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے گذشتہ تیس ۳۰ برس سے بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ نامور حکیموں۔ پروفیسروں۔ سرکاری افسروں۔ مختلف پیشہ وروں طالبعلموں اور پبلک کے عام افراد سے اپنے سریع التاثیر اور اکسیر ہونے کی شاندار سندات حاصل کر چکا ہے ککرے خواہ کس قدر پرانے ہوں جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ آنکھ کی اندرونی و بیرونی سرخی کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔ خارش۔ کھجلی۔ دھند اور آشوب چشم کیلئے بیحد مفید ہے۔ روزمرہ نگرانی پلکوں اور کمی بینائی کیلئے ازحد مفید اور مجرب ہے۔ جو مریض لیمپ کی روشنی میں آنکھ نہ کھول سکتے تھے چند یوم کے استعمال سے اپنا مطالعہ شروع رکھنے کے قابل بن گئے۔ بعض نے اس کو معجزہ قرار دیا۔ باوجود زود اثر ہونے کے بالکل بے ضرر ہے شیر خوار بچوں کیلئے بھی یکساں مفید ہے اور لطف یہ کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ منڈی گجرات پنجاب

کہ حضور کو کسی ایسے شخص سے علیک سلیک کرنا بھی پسند نہ تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور تذلیل کرتا ہے

احراریوں کا سراسر جھوٹا پراپیگنڈا

افسوس۔ آج احراری ملا۔ جن کی تمام زندگی پنڈت لیکھرام اور پنڈت دیانند کے بھائی بندوں کا دم بھرنے میں بسر ہوئی۔ جو مسلمانوں کے محبوب لیڈر قائد اعظم مرحوم سے متعلق یہاں تک کہنے کی جسارت کرتے رہے کہ لاکھوں جناح پنڈت نہرو کی جوتی پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے اور ہمیشہ ملت اسلامیہ سے غداری کرتے رہے اور جو گاندھی کو بالقوہ نبی مانتے رہے۔ اسلام کے اس باغیرت اور فاتح جرنیل کو جس نے اپنی تمام زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر غیروں کی طرف سے کئے جانیوالے اعتراضوں کے جوابات دینے میں صرف کر دی۔ اور جس نے اسلام کی حفاظت میں نہایت شاندار طریق پر قلمی جہاد کیا۔ اور آج بھی جس کے سینکڑوں خدام اکناف عالم میں اسلام پھیلانے میں مصروف ہیں اور کفر کے مراکز میں توحید کے مراکز قائم کر رہے ہیں۔ اور مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اور جن کی ان تبلیغی سرگرمیوں کی بناء پر غیر بھی اس امر کے معترف ہیں کہ:-

"اسلام کی تبلیغ اگر مغربی ممالک میں ممکن ہو سکی تو وہ ان احمد کے مبلغین کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکی"۔

(ترجمہ از رسالہ سنڈے سپاہی اگست ۱۹۲۶ء)

اس کے علاوہ امریکہ کی حکومت کے ایک اخبار نے حال ہی میں شائع کیا ہے کہ :-

"1000 American
Converts To Islam
by Ahmadies."

Panorama V. III. No 20
January 3, 1952

یعنی احمدیوں کی کوششوں کے نتیجہ میں ایک ہزار امریکن اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

آہ۔ آج خدا کے اس مقدس مسیح۔ اور اسلام کے عظیم الشان مبلغ کو دنیا کی سب سے اسلامی مملکت میں احراری ملا بے تحاشا گالیاں دے رہے ہیں۔ اور پنڈت لیکھرام اور دیانند کی روحوں کو خوش کر رہے ہیں

اے درد مند دل رکھنے والے مسلمان بھائیو خدارا ٹھنڈے دل سے غور کرو۔ اور خدا کے اس پہلوان کی زندگی کو مدنظر رکھو۔ جو بقول سنفکر احرار چوہدری افضل حق اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے اس وقت میدان میں آیا تھا۔ جبکہ اسلام مُردہ جسد بے جان تھا۔ اور مسلمانوں کی تبلیغی حس بالکل مفقود ہو چکی تھی۔ اور جو اپنے خدام میں تبلیغ کی ایسی لگن پیدا کر گیا ہے۔ جو احراریوں کے مایہ ناز لیڈر کے نزدیک بھی نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کیلئے بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے" تحفظ ختم نبوت" ایسے پاکیزہ اور مقدس مسئلہ کے نام پر اسے گالیاں دینا اور اسکی جماعت کو کوسنا کہاں کا انصاف اور کہاں کا اسلام ہے؟ اے بھائیو۔ اسلام کی تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ ہمیشہ ہی احراری طرز کے ملاؤں نے اسلام کے سپوتوں کو کوسا۔ اور ان پر فتوے لگائے ایک بھی ایسا بزرگ نہیں گذرا۔ جو ان احراری طرز کے ملاؤں کے ہاتھوں سے بچ سکا ہو۔

حضرت منشی کرم علی صاحب کی وفات

میرے والد حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے ۱۵ دسمبر کو سرگودھا میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

والد صاحب ۱۹۰۵ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد آپ قادیان میں ہی رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی کتابت کرتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ ریویو کی کتابت بھی کرتے رہے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ والد صاحب مکرم کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنا خاص قرب عطا فرماوے۔ نیز ہمیں صبر عطا فرماوے۔ آمین

(امیر بیگم بنت منشی کرم علی صاحب کاتب اہلیہ مبارک محمد شمر صاحب ربوہ ضلع جھنگ)

تلقین عمل

الفضل مورخہ ۷ دسمبر ۵۲ء کے صفحہ ۸ پر تلقین عمل بر موقعہ جلسہ سالانہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ مگر اب بعض وجوہ کی بناء پر "تلقین عمل" کا اجلاس بجائے ۲۵ دسمبر ۵۲ء کے ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔

تمام قائدین۔ زعماء کرام بالخصوص اور خدام بالعموم مورخہ ۲۶ دسمبر ۵۲ء کو اجلاس میں شمولیت کریں گے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی لاہور میں تشریف آوری

مورخہ ۲۰ دسمبر کو تقریباً ساڑھے تین بجے مکرمی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین لاہور ریلوے سٹیشن پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی معیت میں محمد نعیم صاحب عارف بھی تھے۔ جو کہ حصول تعلیم کے لئے سائپرس سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ لاہور کے چیدہ اراکین اور جماعت کے متعدد اصحاب نے آپ کا استقبال کیا۔ اور اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ ۲۱ تاریخ کو ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنے مجاہد بھائی کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا جس میں اراکین خدام الاحمدیہ کے علاوہ مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب سابق مبلغ فرانس مکرم ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ افریقہ و ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ مولوی صاحب نے اپنی سات سالہ مجاہدانہ سرگرمیوں کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ دوستوں میں کیا۔ اور بتایا۔ کہ باوجود کلیسا اور حکومت سپین کی طرف سے قدم قدم پر مشکلات پیش آنے کے کس طرح نصرت الٰہی اُن کے شامل حال رہی۔ اور انہیں ایک بار پھر سپین کی سرزمین میں اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کی توفیق ملی۔

ضروری اعلان

۱۔ قاضی صاحبان مقامی سے التماس ہے۔ کہ ان کی سہولت کے پیش نظر بعض ضروری ہدایات متعلقہ قضاء طبع کرائی گئی ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ تشریف لائیں۔ تو دفتر قضاء سے حاصل کر لیں۔ یا کسی آنے والے دوست کے ذریعہ منگوا لیں۔

۲۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب کی تعاونی کمیٹیوں کے جملہ حصہ داران کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کمیٹیوں کا اصولی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ حصہ داران دفتر قضاء میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ نمائندہ یہ فیصلہ پڑھ لیں۔ یا اجرت نقل و خرچ ڈاک ۶ عہ بھیج کر اس کی نقل منگوا لیں۔ اور اگر فیصلہ کے کسی حصہ سے اختلاف ہو۔ تو اعلان ہذا سے ایک ماہ تک اپیل کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں تفصیلی فیصلے بابت تعین رقوم واجب الادا کر دیئے جائیں گے۔ (ناظم دار القضاء)

رسالہ "درویش" کے متعلق ضروری اعلان

جملہ خریداران رسالہ "درویش" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں بہت سی دقتیں پیش آ رہی تھیں۔ اور رسالہ کا خسارہ بھی روز بروز بڑھتا جا رہا تھا علاوہ ازیں خریداران کی اکثر تعداد نے ابھی تک سال گذشتہ کا چندہ بھی ادا نہیں کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہر ماہ قرض لے کر رسالہ کو شائع کرنا پڑتا تھا ان وجوہات کی بناء پر بزم درویشاں کے مشورہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ رسالہ "درویش" کو موجودہ صورت میں بند کر دیا جائے۔ ایسے تمام دوست جو رسالہ کے نئے سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ جلد از جلد ان کی رقوم ادا کر دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ساتھ ہی میں بقایا داران کی خدمت میں بھی التماس کروں گا۔ کہ وہ اپنے بقایاجات کو فوری طور پر ادا کر دیں۔ تاکہ بزم درویشاں اپنے قرضہ جات کو جو اسے رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں برداشت کرنے پڑے ہیں۔ ادا کر سکے۔

نا بگاہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان رسالہ ہذا کو اپنے انتظام کے ماتحت جاری رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے متعلق بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

(نوٹ) آئندہ رسالہ "درویش" کے بارہ میں ہر قسم کی خط و کتابت خاکسار کے نام ہونی چاہیئے۔ اور حسب دستور سابق رقوم بنام محاسب صاحب ربوہ بحد رسالہ "درویش" ارسال کی جائیں

(... احمد صدر بزم درویشاں قادیان)

دعائے مغفرت

چوہدری سردار محمد حنیف یومین آف سگنلز موضع کھارا نزد قادیان دار الامان جو کہ رائل انڈین نیوی میں سب سے پہلے شامل ہونے والے احمدی تھے۔ اور اب

Chief Yeoman of Signals

تھے۔ مورخہ ۱۰ دسمبر کو دل کی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ "انا للہ و انا الیہ راجعون" احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(لفٹیننٹ کمانڈر چوہدری رحمت اللہ باجوہ رائل پاکستان نیوی)